8599 ـ کیا نمازی کو سلام کرنا جائز ہے ؟

سوال

کیا مسلمان کے لیے نماز ادا کرتے ہوئے مسلمان کو یا ذکر اور دعاء کی حالت والے شخص کو سلام کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنے نمازی مسلمان بھائی کو سلام کی ابتدا کرے لیکن وہ نماز کی حالت میں زبان سے سلام کا جواب نہیں دے گا بلکہ وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دے کیونکہ یہ حدیث سے ثابت ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ نماز کی حالت میں ہوتے اور صحابہ کرام انہیں سلام کرتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جواب کیسے دیتے تھے؟

تو بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے"

مسند احمد (6 / 12) حدیث نمبر (927) سنن ترمذی (2 / 204) حدیث نمبر (368) سنن بیہقی (2 / 262) اسے پانچوں نے روایت کیا ہے.

اور یہ بھی ثابت ہے کہ صہیب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں گزرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے اور میں نے سلام کیا تو انہوں نے اشارہ سے میری سلام کا جواب دیا"

اور وہ کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ صہیب رضی اللہ تعالی نے کہا ہو کہ: اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا"

ابن ماجہ کے علاوقی باقی پانچ نے روایت کیا ہے. اور ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: میرے نزدیك دونوں حدیثیں صحیح ہیں.

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، اور پھر میں نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا، تو بیان کرتی ہیں کہ وہ گھر میں آئے تو میرے پاس بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں، میں نے ان کی طرف لونڈی کو بھیجا اور اسے کہنا کہ ان کے پاس کھڑی ہو کر انہیں یہ کہو: آپ کو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہے کہ:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو آپ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اور میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں، اگر تو وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو جانا، تو اس لونڈی نے ایسا ہی کیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ ان سے دور ہٹ گئی، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے:

" اے بنو امیہ کی بیٹی تو نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق دریافت کیا ہے، تو مسئلہ یہ ہے کہ میرے پاس بنو عبد القیس کے کچھ لوگ آ گئے اور مجھے ظہر کی ان دو رکعتوں سے مشغول کر دیا، تو وہ دو رکعیں یہ ہیں"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

تو ان احادیث میں نمازی کو نماز کی حالت میں سلام کرنے کی مشروعیت پائی جاتی ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرار اور ان کے اشارہ کرنے کی بنا پر وہ سلام کا جواب اشارہ سے دے گا.

دوم:

مسلمان کے لیے مشروع ہے کہ وہ ذکر و اذکار یا دعاء میں مشغول شخص کو سلام کرنے میں ابتدا کرے، کیونکہ یہ ثابت ہے.

ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، اور ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے، چنانچہ تین اشخاص آئے اور ان میں سے دو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آگئے اور ایك چلا گیا، جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کھڑے ہوئے تو انہوں نے سلام کیا، ان میں سےایك لوگوں کے حلقہ میں کوئی خالی جگہ دیکھی تو اس میں بیٹھ گیا اور دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا، اور تیسرا واپس چلا گیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمانے لگے:

" کیا میں تمہیں تین شخصوں کے بارہ میں نہ بتاؤں ؟ ان میں سے ایك نے تو اللہ سے جگہ مانگی تو اللہ نے اسے

ٹھکانہ دے دیا، اور دوسرے نے حیا اور شرم محسوس کی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی، اور تیسرا واپس چلا گیا تو اللہ تعالی نے بھی اس سے اعراض کر لیا"

اسے امام مالك نے موطا (2 / 960) اور امام احمد نے مسند احمد (5 / 219) اور امام بخاری نے صحیح بخاری (1 / 24، 122) اور امام مسلم نے صحیح مسلم (4 / 1713) حدیث نمبر (2176) اور امام ترمذی نے سنن ترمذی (5 / 73) حدیث نمبر (2724) اور ابو یعلی (3 / 33) حدیث نمبر (1445) میں روایت کیا ہے.

اور صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ:

ایك اعرابی مسجد میں داخل ہوا اور نماز ادا کی تو اس کا رکوع اور نہ ہی سجدہ مکمل کیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دے کر فرمایا: " جاؤ جا کر نماز ادا کرو، تم نے نماز ادا نہیں کی..... " الحدیث

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پراپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 36).

واللہ اعلم .